ہوش مندوں سے تو بڑھ کر ہیں ترے دیوانے
کوئی در تک کوئی دیوار تک آپہنچا ہے
رحم فرمائیے اب میری زبوں حالی پر
ضبطِ غم طعنۂ اغیار تک آپہنچا ہے
اس قدر مستِ مئے شعر و سخن ہوں مخمورؔ
کیفِ بادہ مرے اشعار تک آپہنچا ہے

رباعیات

(جناب شارق میرٹھی ایم۔ اے)

"توفیقِ خودی"

بڑھتی ہوئی رو جھنجھوڑ ڈالی میں نے
ہر بندشِ موج توڑ ڈالی میں نے
توفیقِ خودی ہوئی جو شاملِ حال
طوفاں کی کلائی موڑ ڈالی میں نے

"سہارا"

دیتے ہوں پناہ گر کنارے تو نہ لے
دیتے ہوں ضیا اگر ستارے تو نہ لے
ٹوٹے ہوئے دل کے اک سہارے کے حضور
ملتے ہوں اگر لاکھ سہارے تو نہ لے

"پیش کش"

غم کی بھی کھٹک کا لطف پاتے جاؤ
تلخی کی بھی لذتیں اٹھاتے جاؤ
پھولوں کی شراب نوش کرنے والو
اک زہر کا جام بھی چڑھاتے جاؤ

"رقص"

طوفاں کی صدا پہ رقص کرتا ہوں میں
امواجِ بلا پہ رقص کرتا ہوں میں
ہر لحظہ حیات کا اشارہ پاکر
دامانِ فنا پہ رقص کرتا ہوں میں